السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اس شخص کے بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے جو نماز کا تارک ہے' رمضان کے مہینے میں روزے نہیں رکھتا۔ دین کا مذاق اڑاتا ہے اور سنت نبوی کا مذاق اڑاتا ہے مثلاًداڑھی رکھنا یا کپڑا ٹخنوں سے اونچا رکھنا' براہ کرام یہ بھی فرمائیے کہ جو شخص اس قسم کی حرکت کرتا ہے اس کے ساتھ ہمیں کیا سلوک کرنا چاہئے' خواہ وہ بھائی ہو' والد ہو یا دوست ہو؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

نماز کو جان بوجھ کر ترک کرنے والا اگر نماز کا منکر ہے تو اس کے متعلق علمائے اسلام کا اجماع ہے کہ وہ کافر ہوجاتا ہے اور اگر سستی کی وجہ سے ترک کرے تو اس کے متعلق بھی صحیح قول یہی ہے کہ وہ کافر ہے۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

وَالْعَهْدُ الَّذِي بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ الصَّلَاةُ، فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ) (سنن ترمذی رقم ۲۶۲۳، سنن نسائی، سنن ابن ماجہ رقم ۱۰۷۹، مسند احمد، ۵/۳۴۶، مستدرک الحاکم ۱/۷، سنن الدارمی، السنن الکبری للبیھقی ۳/۳۶۶، مصنف ابن شیبة ۱۱/۳۴ و صحیح ابن حبان رقم ۱۴۵۴)

ہمارے اور ان (یعنی مسلمانوں اور کافروں) کے درمیان عہد (کی ظاہری علامت) نماز ہی ہے۔ جس نے اسے ترک کر دیا اس نے کفر کیا۔ ''حدیث مسند احمد اور سنن اربعہ میں حضرت بریدہ بن حصیب سے صحیح سند کے ساتھ'' روایت کی گئی ہے۔

اس کے علاوہ نبی ﷺ کا ارشاد ہے:

(بَيْنَ الرَّجُلِ وَبَيْنَ الْكُفْرِ والشِّرْكِ تَرْكُ الصَّلَاة) (صحیح مسلم)

بندے اور کفر و شرک کے دمیان حد فاصل ترک نماز ہے۔'' (1 مسند احمد ج ۳، ص ۳۷۰۔ صحیح مسلم ح : ۸۲۔ ترمذی ح : ۲۶۲۱۔ ابن ماجہ ح : ۱۰۷۸۔ سنن بیہقی ج : ۳ ص ۳۳۶۔ مصنف ابن ابی شیبہ' ج ۱۱/ص : ۳۳ ایمان'' حدیث نمبر ۴۴'۴۵۔ مروزی تعظیم الصلاۃ حدیث نمبر ۸۸۶۔ مسند ابو یعلیٰ ح : ۱۹۵۳۔ صحیح اب حبان ح : ۱۴۵۳۔ ابن مندہ۔ ایمان ج : ۲۱۹۔ معجم طبرانی ج ۲ ص : ۱۴۔ سنن دارمی ج ا ص : ۱۴۔ سنن دارمی ج ا ص ۲۸۰۔ دار قطنی ج ۲ ص ۵۳۔ نسائی ج ا ص ۲۳۲۔)

اس حدیث کو امام مسلم نے اپنی کتاب ''صحیح'' میں روایت کیا ہے۔ اس کے علاوہ بھی اس مسئلہ کے بہت سے دلائل ہیں۔

سے ثابت ہے۔ مثلاً پوری داڑھی رکھنا' کپڑا ٹخنوں سے اوپر یا آدھی پنڈلی تک رکھنا اور اسے معلوم بھی ہو کہ یہ واقعی سنت ہے' وہ eاور جو شخص دین اسلام کا مذاق اڑائے یا کسی ایسی سنت کو نشانہ تضحیک بنائے جو رسول اللہ کافر ہوجاتا ہے اور جو شخص کسی مسلمان کو محض اس لئے مذاق کرے کہ وہ اسلام کے احکام کا پابند ہے تو ایسا شخص بھی کافر ہوجاتا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

قُلْ أَبِاللَّهِ وَآيَاتِهِ وَرَسُولِهِ كُنتُمْ تَسْتَهْزِئُونَ ﴿٦٥﴾ لَا تَعْتَذِرُوا قَدْ كَفَرْتُم بَعْدَ إِيمَانِكُمْ ﴿٦٦﴾ ... التوبة

کیا تم اللہ تعالیٰ سے' اس کی آیتوں سے اور اس کے رسول سے مذاق کرتے ہو؟ معذرت نہ کرو۔ تم ایمان لانے کے بعد پھر کافر ہوگئے ہو''۔ ''

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ دارالسلام

ج1

محدث فتویٰ